Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 3 Issue 1, Spring 2023
ISSN$_{(P)}$: 2790 8216 ISSN$_{(E)}$: 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

خانگی نظام حیات پر کرونا وائرس کے اثرات:سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Title: **Effects of corona virus on domestic life: Analytical study in the light of Seerat-un-Nabi ﷺ**

Author (s): Syed Hafiz Daniyal Ahmad, Sajeela Kausar

Affiliation (s): The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.31.08

History: Received: January 5, 2023, Revised: March 11, 2023, Accepted: April 14, 2023, Published: June 20, 2023

Citation: Ahmad, Syed Hafiz Daniyal and Sajeela Kausar. Effects of corona virus on domestic life: Analytical study in the light of Seerat-un-Nabi ﷺ .” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 3, no.1 (2023): 115–128. https://doi.org/10.32350/mift.31.08

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

خانگی نظام حیات پر کرونا وائرس کے اثرات: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Effects of corona virus on domestic life: Analytical study in the light of Seerat-un-Nabi ﷺ

Syed Hafiz Daniyal Ahmad*

The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

Sajeela Kausar

The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

Abstract

Family system of life has been given a lot of importance in the Seerat-un-Nabi ﷺ. The survival of family system is the backbone for the survival and safety of human society. During the epidemic of Corona virus, the human has faced many changes. Due to this virus, human life has suffered severe anxiety in all areas of life. While other aspects of life have been affected by this virus, it has also had numerous effects on the family system. These impacts include both positive and negative impacts. These include spousal relationships, parent-child relationships, and sibling relationships, which include aspects such as psychological, emotional, and behavioral aspects of human disposition. In all these angles positive and negative changes took place. All these qualities of an individual must affect all the roles of the family system in some degree. Seerat-un-Nabi ﷺ is a perfect Sample of life. During the epidemic of corona virus, we had to go through various kinds of bitter experiences. Seerat-un-Nabi ﷺ provides us with solutions to difficult-to-difficult situations and complicated to complicated problems. In this article, an attempt has been made to ensure that guidance is derived from the Seerat-un-Nabi ﷺ to deal with such situations, so that in the future, in such a situation, May the clear instructions of the Seerat-un-Nabi ﷺ be in front of us, by following which we can lead a peaceful life.

Key Words: Family system of life, Seerat-un-Nabi ﷺ, epidemic of corona virus

۱. تمہیدی کلمات

کرونا وائرس ایک متعدی بیماری ہے۔ یہ انسانی جسم کے نظامِ تنفس کو متاثر کرتی ہے۔ اس وبائی مرض کے شدید حملے میں بہت سے انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پوری دنیا میں اس کے نتیجے میں افراتفری کا سماں رہا۔ انسانی زندگی اس وائرس کے مہلک اثرات کی وجہ سے مفلوج ہو کر رہ گئی۔ جہاں اس عالمی وبا کی وجہ سے تمام شعبہ ہائے زندگی متاثر ہوئے ہیں، وہیں خانگی زندگی بھی شدید مضطرب ہوئی۔ سیرت النبی ﷺ ہمیں تا قیامت ہر قسم کی صورت حال سے نبرد آزمائی کے لیے ایک مثالی نمونہ فراہم کرتی ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں کرونا وائرس کے خانگی زندگی پر اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اولاً خاندان کا دائرہ کار اور انسانی زندگی میں خاندان کی اہمیت سے واقفیت حاصل کی گئی ہے۔ نیز اس ضمن میں خانگی نظام کی رائج الوقت تقسیم پر بھی مختصراً گفتگو کی گئی ہے، تا کہ خانگی زندگی پر کرونا وائرس کے اثرات کا بہ خوبی جائزہ ممکن ہو سکے۔ علاوہ ازیں چوں کہ کرونا وائرس کے نتیجے میں دنیا ایک بہت مختلف جدید تجربے سے گزری، تو آئندہ بھی اس قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے سیرت النبی ﷺ سے ان حالات کی بابت ملنے والی راہ نمائی کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

*Corresponding author: Syed Hafiz Daniyal Ahmad at shahdaniyal٦٥@gmail.com

۲. خاندان

انسان نے معاشرت پسندی کے حوالے سے اجتماعی زندگی بسر کی ہے۔ جس معاشرتی ادارے کو انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت حاصل ہے، وہ خاندان ہی ہے۔ خاندان سے مراد کیا ہے؟ خاندان کن کن عناصر سے مل کر وجود پذیر ہوتا ہے؟ اس کے لیے خاندان کے مفہوم کو جاننے کی ضرورت ہے۔ عربی زبان میں خاندان کے لیے "**عائلۃ**" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب خاندان، کنبہ اور گھرانہ کا آتا ہے۔ لغتِ عرب میں اس لفظ کے مادہ "عول" کے معنی میں غور وفکر کرنے سے خاندان کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ عربی زبان میں خاندان کے سربراہ کے لیے "عیال الرجل" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ علامہ ابن منظور اپنی شہرہ آفاق کتاب 'لسان العرب' میں اس اصطلاح کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> وعيال الرجل وعيله الذين يتكفل بهم وقد يكون العيل واحدا والجمع عالة۔[۱]
>
> آدمی کے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں، جن کی وہ کفالت کرتا ہے، عیل واحد ہے اور اس کی جمع عالۃ ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر صاحب 'لسان العرب' نے مزید وضاحت کے ساتھ لکھا ہے:

> عال عياله يعولهم اذا كفاله معاشهم، وقال غيره، اذا قات بهم، وقيل قام بما يحاجون اليه من قوت وكسوة وغيرهما۔[۲]
>
> عیال اسے کہا جاتا ہے، جس کی معاشی طور پر کفالت کی جائے اور بعض نے کہا کہ جب وہ ان کا خرچ اٹھائے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں، جو کھانے پینے اور اس کے لباس کے لیے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔

لفظِ عائلۃ کی لغوی تشریح سے معلوم ہوا کہ خاندان سے مراد وہ گروہ ہے، جو کسی فرد کی زیرِ کفالت ہوں۔ وہ شخص اپنے گھر والوں کی کفالت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہو، جس میں تمام ضروریاتِ زندگی شامل ہیں۔ اس نوعیت کے لوگ ایک خاندان کی زندگی میں رہنے والے افراد شمار کیے جاتے ہیں۔ اسی کو گھریلو زندگی بھی کہا جاتا ہے۔

۳. خاندان کی اہمیت

خاندان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جانا ممکن ہے کہ کسی بھی مستحکم معاشرے کے لیے مستحکم خاندانی نظامِ حیات کا تصور ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خانگی زندگی میں سمو کر اِسے سکون کا درجہ فراہم کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

> وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔[۳]
>
> اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

---

[۱] ابن منظور، محمد بن مکرم، جمال الدین، ابوالفضل، الافریقی، **لسان العرب**، (بیروت: دار صار، ۱۹۹۷ء)، ۱۱:۴۸۵۔

[۲] ایضاً، ۱۱:۴۸۶۔

[۳] الاحزاب ۲۱:۳۰۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خانگی زندگی کا خاصہ مودت اور رحمت بتایا۔ خاندان ایک ایسا پلیٹ فارم ہے، جس پر انسانی زندگی کے ہر کردار کی ترقی کا انحصار ہوتا ہے۔ خاندان میں موجود ہر ہر فرد اپنی ایک جداگانہ اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر خالد علوی خاندان کی اہمیت کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

> خاندان ایک ایسا ادارہ ہے، جو انسانی رویے اور طرزِ عمل کی تشکیل کرتا ہے۔ خاندان ہی وہ ادارہ ہے، جس کے ذریعے معاشرتی تربیت ہوتی ہے۔ خاندان ہی وہ ادارہ ہے، جو فرد کو اپنے فرائض کا احساس دلاتا ہے۔ اسے فرقِ مراتب کا شعور بخشتا ہے۔ اگر خاندان کا استحکام کم ہو جائے، تو انسانی عمل، معاشرتی فرائض کا شعور اور افرادِ معاشرہ کے مراتب کا یقین سب کچھ ختم ہو جائے گا۔[۴]

اس سے معلوم ہوا کہ خاندان انسانی زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ انسانی زندگی کا سب سے اہم مرکز خانگی نظام ہے۔ خانگی نظام ہر معاشرتی کردار کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک کامیاب معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک صحت مند خانگی زندگی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ کسی قوم کا عروج و زوال اس کے خانگی نظام کے استحکام پر منحصر ہے۔

۴. خانگی نظام کی مروجہ تقسیم

خانگی زندگی بہت سے عوامل سے مل کر بنتی ہے۔ خانگی زندگی علاقے اور لوگوں کے ذوق کے اعتبار سے مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانگی نظام کو ساخت کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ تقسیم زمینی حقائق کے عین مطابق ہے۔ ہر قسم میں کروناوائرس کے اثرات جداگانہ طور پر وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ چناں چہ درج ذیل سطور میں ہر دو قسم کی خانگی زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔

۴.۱ مشترکہ خانگی نظام

مشترکہ خانگی نظام سے مراد وہ خاندان ہے، جس میں میاں، بیوی اور بچوں کے ساتھ ساتھ والدین اور بہن بھائی بھی رہتے ہیں۔ بعض صورتوں میں صرف میاں، بیوی، بچے اور والدین رہتے ہیں، بہن بھائی اس میں شامل نہیں ہوتے۔ عمومی طور پر اس طرح کے خاندان ہمارے ہاں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح چند جگہوں پر خصوصاً دیہی علاقوں میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ والدین کے ساتھ ساتھ دادا، دادی یا نانا نانی بھی ساتھ رہتے ہیں۔ یہ صورت حال بہت کم ہوتی ہے۔ مشترکہ خانگی نظام کی یہ مختلف صورتیں رائج ہیں۔

۴.۲ جداگانہ خانگی نظام

اس قسم کے خاندان میں میاں، بیوی اور بچے اکٹھے رہتے ہیں۔ صرف میاں بیوی اپنے بچوں کے ساتھ رہتے ہیں، والدین اس قسم کے خاندانوں میں ساتھ نہیں ہوتے۔ اب ان خاندانوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہو رہی ہے۔

۵. خانگی زندگی پر کروناوائرس کے اثرات

کروناوائرس نے خانگی نظام کو یکسر تبدیل کر دیا۔ جہاں زندگی کے دیگر معاملات اس وائرس کی زد میں آئے، وہیں خانگی نظام پر بھی اس کے بے شمار اثرات پڑے۔ اس وبائی مرض نے خانگی نظام پر مختلف النوع اثرات چھوڑے ہیں، جن میں گھریلو زندگی میں معاشی حالات، مالی مشکلات،

---

[۴] ڈاکٹر خالد علوی، **اسلام کا معاشرتی نظام**، (لاہور: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۹۹۸ء)، ۸۳۔

تربیت پر اثراندازی اور نفسیاتی طور پر اثرانداز ہونے والے اثرات شامل ہیں۔ ان اثرات میں مثبت اور منفی ہر دو قسم کے اثرات شامل ہیں۔ ان میں میاں بیوی کے تعلقات، والدین اور بچوں کے تعلقات اور بہن بھائیوں کے تعلقات وغیرہ پر مختلف زاویوں اثرات دیکھنے میں آئے ہیں۔ ان زاویوں میں انسانی مزاج میں نفسیاتی، جذباتی اور رویوں جیسے زاویے شامل ہیں۔

نفسیاتی، جذباتی اور رویوں کے لحاظ سے رونما ہونے والے منفی تبدیلیوں میں تشویش، خوف، غصہ، مایوسی، بے چینی، اداسی، اجتماعی گھبراہٹ، غیر یقینی کی صورت حال، جب کہ مثبت تبدیلیوں میں امید، رجوع الی اللہ اور مصروف زندگی سے تنہائی میسر آنے کی وجہ سے ذہنی آسودگی کا حاصل ہونا جیسی کیفیات شامل ہیں۔ ان کیفیات کے متعدد اسباب ہیں، جن میں منفی تبدیلیوں کے اسباب میں مالی مشکلات، طویل لاک ڈاؤن کا تناؤ، بیماری کا خوف، تنہائی کے بڑھ جانے کی وجہ سے نفسیاتی مسائل شامل ہیں، جب کہ مثبت تبدیلیوں کے اسباب میں فرصت کا موقع غنیمت جان کر گھر کے افراد کو وقت دینا، مشکل حالات میں امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا وغیرہ جیسے اسباب شامل ہیں۔ کسی فرد کی یہ تمام کیفیات خاندانی نظام کے تمام کرداروں کو کسی نہ کسی درجے میں متاثر کرتی ہیں۔

سیرت النبی ﷺ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ اقوامِ عالم کو زندگی کے ہر موڑ پر اصولی اور مثالی راہ نمائی فراہم کرتی ہے۔ مذکورہ بالا تمام مسائل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں حل کیے جاسکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اصحابہ وسلم کی زندگی ہی واحد راستہ ہے، جو ہر زمانہ میں زندگی کے ہر موڑ پر گوناں گوں مسائل سے چھٹکارا دِلوانے کا باعث بن سکتی ہے۔ چناں چہ قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[5]

البتہ تحقیق اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ حیات ہے۔

انسانی زندگی ہمیشہ مسائل سے عبارت رہی ہے۔ مسائل انسانی زندگی کا جُزو لاینفک ہیں۔ اس مقالہ میں محض کروناوائرس کے دوران پیش آمدہ خانگی مسائل کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے، بل کہ ان مسائل کا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حل تلاش کرنا بھی ہمارا مقصد ہے۔ یہ حل اس وقت ممکن ہے، جب اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونے کو یقینی بنایا جائے۔ درج ذیل سطور میں کروناوائرس کی وجہ سے خانگی زندگی پر ہونے والے اثرات کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تین اقسام کے ضمن میں اس وائرس کے خانگی زندگی پر ہونے والے تمام اثرات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ان اثرات کے ازالہ پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔

۱۔ مالی ومعاشی اثرات　　　۲۔ تعلیمی وتربیتی اثرات　　　۳۔ جذباتی ونفسیاتی اثرات

۵.۱　مالی ومعاشی اثرات

کروناوائرس نے خانگی زندگی پر معاشی حوالے سے نہایت گھمبیر اثرات چھوڑے۔ اس وبا کی وجہ سے معاشِ حیات مفلوج ہو کر رہ گیا۔ عام خاندان تو دور کی بات ہے، متمول گھرانے بھی اس کی وجہ سے معاشی طور پر اضطرابی کیفیت سے دوچار نظر آئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے معمولاتِ زندگی کو روکنا پڑا۔ جس کی وجہ سے تعلیمی ادارے، کاروباری مراکز اور ہر قسم کے ادارے بند ہوگئے۔ سرکاری ملازمین تو کسی حد تک اس اثر سے محفوظ رہ سکے ہیں، لیکن نجی اداروں میں کام کرنے والے افراد کو مالکان نے یا تو بالکل تنخواہ نہیں دی یا انہیں

---

[5] الاحزاب ۲۱:۳۳۔

آدھی تنخواہ دی۔ اس سے بڑھ کر دیہاڑی دار مزدور تو بالکل ہی بے آسرا ہو گئے۔ اس لیے کہ کاروبارِ زندگی معطل ہونے کی وجہ سے روز کا ملنے والا کام یک سر معطل ہو گیا۔ یوں معاشرے میں بڑھتی بے روزگاری نے خانگی نظام کو بری طرح متاثر کیا۔ یہ سب کروناوائرس کے خانگی زندگی پر منفی اثرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خانگی زندگی کی کفالت کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ[6]

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خانگی زندگی کی مالی ضروریات پوری کرنا مرد کے ذمے ہیں۔ اس معاشی ابتری کے نتیجے میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتینِ خانہ پر بھی بہت سے منفی اثرات پڑے۔ بعض خاندانوں میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی معاشی کفالت میں معاونت کرتی ہیں۔ اندرونِ خانہ یا بیرونِ خانہ کسی ملازمت وغیرہ کی صورت میں اپنے گھر کا خرچہ چلانے میں مدد کرتی ہیں۔ ان حالات میں ان کا بھی روزگار متاثر ہوا، جو کہ خانگی نظام پر منفی اثر انداز ہوا۔ معاشی طور پر اس ابتر حالت میں بیوی بچوں اور مشترکہ خانگی نظام کی صورت میں والدین اور بہن بھائی وغیرہ میں نفسیاتی تناؤ کی کیفیات نے بھی جنم لیا، جس کا تذکرہ آئندہ سطور میں مذکور ہے، لیکن درج ذیل سطور میں ان مشکل مالی حالات کے حوالے سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں حل تلاش کیا گیا ہے۔

۵.۱.۱. شکر گزاری

کروناوائرس کے دوران چوں کہ بہت اہم مسئلہ نعمتوں اور وسائل کی کمی کا رہا، جس کے نتیجے میں انسان فطری طور پر ناشکری کا رویہ اپناتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ انسانی زندگی میں حالات میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہیں۔ ان حالات میں سب سے پہلے انسان کو شکر گزاری کو لازم پکڑنا چاہیے۔ مشکل حالات میں واویلا نہیں کرنا چاہیے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے مسلمانوں کو ہر حال میں شکر کی ترغیب ملتی ہے۔ چناں چہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اصحابہ وسلم میں آتا ہے:

قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه، فقيل له: غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر، قال:" افلا اكون عبدا شكورا[7]

رسول اللہ ﷺ ساری رات نماز میں کھڑے رہے، حتیٰ کہ آپ کے دونوں پاؤں سُوج گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے باوجود گناہ نہ ہونے کے عبادت میں زیادتی محض اس لیے کی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن سکیں۔ ناشکری انسان عموماً تنگی کے حالات میں ہی کرتا ہے۔ کروناوائرس کے حالات میں اس حدیث سے یہ سبق معلوم ہوتا ہے کہ آسانی کی حالت

---

[6] النساء ۴:۳۴۔

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحيح المختصر من امور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه و ايامه ، كتاب تفسير القرآن، باب ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك، رقم الحدیث: ۴۸۳۶۔

میں تو اللہ کا شکر ادا کرنا ہی چاہیے، لیکن تنگی کی حالت میں بھی اللہ کے شکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اسی لیے کروناوائرس کے وبائی مرض کی وجہ سے گھریلو زندگی کو درپیش مالی تنگی کے سلسلہ میں اہلِ خانہ کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی عادت کو اپنانا چاہیے۔

۵.۱.۲. قناعت

کروناوائرس جیسے وبائی مرض کے حالات میں دوسرے درجے میں انسان کو اس بات پر توجہ کرنی چاہیے کہ اپنی زندگی میں سادگی اور قناعت کو اپنائے۔ چوں کہ عام حالات میں لوگ عموماً اس کا خیال نہیں رکھتے تو کروناوائرس کے دوران مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انسان کو اپنی ذاتی اور خانگی زندگی سادگی اور قناعت کے ساتھ گزارنے کی ترغیب دی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جو اسے روکھی سوکھی میسر ہو، اسی پر قناعت کرے۔ چناں چہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

إذا افطر احدكم فليفطر على تمر، فإنه بركة فإن لم يجد تمرا فالماء فإنه طهور۔[۸]

جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے، کیونکہ اس میں برکت ہے، اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرے وہ نہایت پاکیزہ چیز ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں روزے دار کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پُر تکلف افطار کی بجائے سادہ غذا کھجور سے افطار کرے، اسی کو برکت قرار دیا گیا۔ اگر کسی شخص کے پاس اس کی استطاعت نہ ہو تو پانی کی طرف رغبت دلائی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں قناعت اور سادگی سے کام لے، جس کی وجہ سے بہت سی چیزوں سے چھٹکارا مل جائے گا، جنھیں آج کل ہم لوگوں نے خواہشات کی تکمیل کا باعث بنایا ہوا ہے۔ اس طرح کروناوائرس جیسے کٹھن حالات میں مالی حوالے سے خانگی زندگی میں پیش آمدہ مشکلات سے نجات ممکن ہے۔

۵.۱.۳. صلہ رحمی

کروناوائرس جیسے حالات میں مالی مشکلات کے حل کے لیے سب سے اہم چیز صلہ رحمی کا فروغ ہے۔ صلہ رحمی پر مبنی اسلامی خانگی نظام ایک ایسا اجتماعی نظام ہے، جو بہت سے مسائل سے نجات کا باعث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو صلہ رحمی کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے معاشرے کے غریب طبقہ کی مالی معاونت کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور تحفہ تحائف وغیرہ کا نظام دیا ہے۔ اگر انسان اس درجے پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنی اہم ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے سے ہی قاصر ہے، تو اس صورت میں اسلام یہ طریقہ فراہم بتاتا ہے۔ اس میں مُخیر اور مال دار طبقے کو اس پر غور کرنا چاہیے کہ ہمارے آس پاس کون سے مستحق افراد ہیں، جن کی مدد، وہ اللہ کے عطا کردہ مال سے کریں۔ اس صورت میں یہ بات قابلِ غور رہے کہ سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ دار کسی بھی قسم کے خرچ کے مستحق ہیں۔ چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذي الرحم ثنتان صدقة وصلة۔[۹]

---

[۸] ترمذی، *محمد بن عیسیٰ*، ***سنن ترمذی***،كتاب الزكوٰة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء فى الصدقة على ذى القرابة، رقم الحدیث:۶۵۸۔

[۹] ایضاً۔

مسکین پر صدقہ، صرف صدقہ ہے اور رشتے دار پر صدقہ میں دو بھلائیاں ہیں، یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب خانگی زندگی میں مالی حالات مشکل ہوں، تو قریبی مال دار رشتے داروں کو خیال کرنا چاہیے۔ اس صورت میں اگر مشترکہ خانگی نظام ہے تو اس کے بہ راہِ راست اثرات نظر آئیں گے۔ بہ ایں طور کہ ایک بھائی اگر مال دار ہے اور دوسرا بھائی، جو اسی گھر میں رہتا ہے، کروناوائرس کی وجہ سے اس کا روزگار تعطل کا شکار ہے۔ یہ مال دار بھائی اس کی غیر محسوس انداز میں مدد کر سکتا ہے۔ ویسے بھی مشترکہ خانگی نظام میں اکثر معاملات مشترکہ ہوتے ہیں، اسی لحاظ سے مشکلات پر قابو پانا ممکن ہے۔ جب کہ جداگانہ خانگی نظام میں بھی صلہ رحمی کرتے ہوئے، بھائی، بہن یا والدین آپس میں مدد کر سکتے ہیں۔ اگر بعض صورتوں میں بیوی کمانے والی ہے میاں بیوی باہم اتفاق سے معاملات کو سنبھال سکتے ہیں۔

اس بحث سے معلوم ہوا کہ خانگی زندگی میں کروناوائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی مالی مشکلات کا حل درج بالا نکات پر عمل درآمد کی صورت میں ممکن ہے۔ اس عنوان پر گذشتہ گفت گو میں معاشی ومالی اثرات کے حوالے سے واضح گفت گو تو کروناوائرس کے منفی اثرات پر ہوئی، جب کہ انھی میں سے چند مثبت اثرات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔ وہ اثرات یہ ہیں کہ انسان کو ہر طرح کے حالات میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے پر قناعت اور شکر کرنے کا احساس ہوا۔ ہمارے معاشرے میں اس طرح کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں، کہ مال دار افراد نے اپنے خاندان کے متوسط اور سفید پوش افراد کی فراخ دلی سے امداد کی۔

۵.۲ تعلیمی وتربیتی اثرات

کروناوائرس کے دوران تعلیم وتربیت کے نظام میں بہت بڑا فرق واقع ہوا، جس کے مثبت اور منفی ہر دو قسم کے اثرات وقوع پذیر ہوئے۔ اسلامی معاشرے میں خانگی زندگی ایک تربیت گاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بچوں کی اسلامی اقدار اور پند ونصائح کے ساتھ ساتھ عقلی تربیت پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ خانہ کی نگہداشت کی خصوصی ہدایت فرمائی ہے۔ درج ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی فکر کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی فکر کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ[10]

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

کروناوائرس کی وجہ سے خانگی زندگی میں تربیتِ اولاد پر بہت سے مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوئے۔ تعلیمی اداروں کی بندش کی وجہ سے بچے گھروں تک محصور ہو کر رہ گئے۔ اس وجہ سے بچوں کی تربیت پر بہت سے منفی اثرات مرتب ہوئے۔ بچے کھیل کے میدان کی بہ جائے گھر میں محض موبائل فون تک محدود ہو کر رہ گئے۔ طویل اور مسلسل لاک ڈاؤن میں ان کی فرصت اور ذہنی آسودگی کا محض یہی ذریعہ رہ گیا کہ موبائل پر پب جی جیسی گیمز کھیلیں۔ انٹرنیٹ پر قسم ہائے قسم کے مواد نے بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت پر بہت برا اثر ڈالا۔ بچے کتاب سے دور اور تن آسانی کے عادی ہوتے گئے۔ اس میں جہاں بہت سے منفی پہلو ہیں، وہیں مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ فی زمانہ والدین اور بچوں کے درمیان بڑھتے ہوئے

[10] التحریم ۶۶:۶۔

Generation Gap میں کمی واقع ہوئی۔ اس صورت میں والدین کی ذمے داری بنتی ہے کہ اپنی اولاد کو وقت دیں اور انہیں اپنی نگرانی میں آزادانہ تفریحی مواقع فراہم کریں۔ ان کے لیے حکمت عملی سے ایسے مواقع پیدا کریں، جن سے ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہو سکے۔ درج ذیل سطور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے خانگی زندگی پر ہونے والے اثرات کا حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۵.۲.۱. تربیتِ اولاد

کرونا وائرس کی وجہ سے خانگی زندگی پر ہونے والے اثرات میں بچوں کی تعلیم وتربیت پر گہرے اثرات پڑے ہیں۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے بچوں کی تربیت کے حوالے سے بہت سی ہدایات اخذ کی جاسکتی ہیں۔ والدین کے فرائضِ منصبی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن۔[۱۱]

حسنِ ادب سے بہتر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو تحفہ نہیں دیا۔

اس حدیث میں اولاد کے لیے والدین کی اچھی تربیت کو تحفہ قرار دیا گیا ہے۔ گویا یہ ماں باپ کی طرف سے ان کی اولاد کو ایک باطنی اور روحانی عطیہ ہے، جو رہتی زندگی تک ان کے کام آتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے:

لان یؤدب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع۔[۱۲]

اپنے لڑکے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بچوں تربیت والدین کے ذمہ ہے۔ والدین کا اپنی زندگی میں اپنی اولاد پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ انہیں اچھی تربیت دیں۔ بچوں کو تربیت دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے، بل کہ حدیث میں اسے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر قرار دیا۔ کرونا وائرس کے باعث بہت سے والدین کو یہ فرصت میسر آئی کہ اس طویل دورانیے میں وہ اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، انہیں سمجھیں اور انہیں اپنے آپ سے مانوس کریں۔ اس انداز سے وہ ان کی تربیت احسن طریقے سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس وبائی مرض کا خانگی نظام حیات پر مثبت اثر یہ بھی ہوا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کے شب وروز کا قریب سے غیر محسوس انداز میں جائزہ لینے کا موقع ملا۔ اس طرح وہ ان کی تعلیمی اور تربیتی میدان میں بہتر راہ نمائی کرسکتے ہیں۔

۵.۲.۲. احساسِ ذمہ دار

کرونا وائرس کے دوران بیش تر مواقع پر خانگی نظامِ حیات کے ذمے داران کو اپنی ذمے داریوں کا احساس کرنے کا موقع ملا۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگہداشت کا خیال رکھیں۔ بچوں کی

[۱۱] ترمذی، **سنن ترمذی**، کتا ب البر والصلة عن رسول اللہ صلی علیہ وسلم، باب ماجاء فی ادب الولد، رقم الحدیث: ۱۹۵۲۔

[۱۲] ایضاً، رقم الحدیث: ۱۹۵۱۔

سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ مثال کے طور پر کروناوائرس کی وجہ سے بچے حد سے زیادہ انٹرنیٹ اور موبائل کا استعمال کرنے لگے، جس کی وجہ سے والدین پر لازم ہے کہ ان کی تنہائی کی سرگرمیوں پر بھی کڑی نظر رکھیں۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته،فالامير الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته، والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عنهم، والمراة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم۔[۱۳]

تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے ان کی جان ومال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں بچوں کے متعلق والدین پر نہایت گہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ والدین سے روزِ حشر ان کے بچوں کی تربیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ میاں بیوی دونوں سے الگ الگ سوال کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں پر گہری نگاہ رکھیں۔ کروناوائرس سے پہلے مصروف زندگی میں والدین کی مصروفیات بہت زیادہ ہوتی تھیں، اس وقتِ فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے، انہیں اپنے بچوں کی عادات میں اخلاقی صفات پیدا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ان فرصت کے لمحات میں وہ اپنی نگرانی میں بہت سے کام کرواسکتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ انہیں بات کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کے آداب سکھائیں۔ نماز کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ ان کے دوستوں پر نظر رکھیں۔ بری محفل اور صحبت سے بچنے کی تلقین کریں۔ انہیں احترامِ انسانیت سکھائیں۔ غلطی ہوجانے پر معافی مانگنا سکھائیں۔ وغیرہ وغیرہ!

درج بالا بحث سے معلوم ہوا کہ کروناوائرس کے دوران بچوں کی تعلیم وتربیت پر کون سے مثبت اور منفی اثرات واقع ہوئے اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں ان کی بابت حاصل شدہ احکامات سے کس قسم کی راہ نمائی ملتی ہے۔ اس میں مزید وسعت مشترکہ خانگی نظام اور جداگانہ خانگی نظام کے حوالے سے آسکتی ہے۔ مشترکہ خانگی نظام میں بچوں کی تعلیم وتربیت میں جہاں سہولت ہوتی ہے کہ بچے کسی نہ کسی سے بڑے کی بات مان لیتے ہیں، وہیں یہ معاملہ نازک صورت حال میں اختیار کرلیتا ہے۔ بہ ایں طور کہ بچے کو کسی کام سے روکنے یا کسی کام کی ترغیب دلانے میں بڑوں کا مجموعی رویہ کیسا ہے؟ اگر تو کچھ لوگ پیار محبت سے اور کچھ ضروری ڈانٹ ڈپٹ سے کام چلاتے ہیں، تب تو معاملات ٹھیک رہتے ہیں۔ جب کہ جداگانہ نظام میں یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے، لیکن مشترکہ نظام میں اگر سب ہی سخت رویہ اختیار کریں یا سب ہی لاڈ پیار سے کام لیں تو بہ ہر صورت بچے کے بگڑنے کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس سسٹم میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ والدین اپنی مرضی سے اگر کچھ اچھی چیزیں بچوں کو سکھانا چاہیں تو وہ مجموعی ماحول کی وجہ سے نہیں سکھاسکتے، جب کہ جداگانہ خانگی نظام میں یہ خرابی نہیں ہوتی۔ ان چیزوں پر کرونا وائرس جیسے حالات میں غور کرنے کا موقع بھی میسر آیا اور ان میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے لائحہ عمل طے کرنے کا بھی اتفاق ہوا۔

[۱۳] مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، كتاب الامارة، باب فضيلة الامام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهى عن ادخال المشقة عليهم، رقم الحدیث: ۴۷۲۴۔

۵.۳. نفسیاتی وجذباتی اثرات

کروناوائرس کے خانگی زندگی پر اثرات میں سب اہمیت کے حامل نفسیاتی اور جذباتی اثرات ہیں۔ پچھلی دونوں اقسام معاشی ومالی اور تربیتی وتعلیمی اثرات کی وجہ سے بھی ان اثرات کا گہرا تعلق ہے۔ انسان اس وبا کے دوران شدید ذہنی اضطراب کا شکار رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس مرض کی وجہ سے اس کا خانگی نظام بری طرح سے مکمل طور پر بہت متاثر ہوا ہے۔ کروناوائرس کے عالم گیر وبائی مرض کے دوران انسان جن نفسیاتی اور جذباتی احساسات سے گزرا ہے، ان میں تنہائی بھی شامل ہے۔ تنہائی کا احساس انسانی ذہن کو مفلوج کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں افسردگی، اضطراب، تناؤ اور بے چینی کی کیفیات پیدا ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ نفسیاتی اثرات میں تشویش، خوف، غصہ، مایوسی، اداسی اور اجتماع گھبراہٹ جیسی کیفیات بھی شامل ہیں۔

ایک نہایت معتدل خانگی زندگی بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ گھریلو زندگی ان نفسیاتی اور جذباتی اثرات کی وجہ سے ضرور متاثر ہوتی ہے۔ انسان کا رویہ اپنی مشکلات کی وجہ سے بیوی، بچوں سے اُلجھا اُلجھا رہتا ہے۔ وہ اس دِگرگُوں کیفیت میں اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ گھریلو زندگی کا ہر فرد مناسب تفریحی مواقع نہ ملنے کی وجہ سے چڑچڑے پَن کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ عدم برداشت کا رویہ فروغ پاتا ہے۔ درج ذیل سطور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صورت میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کروناوائرس کے دوران خانگی زندگی پر ہونے والے نفسیاتی اور جذباتی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۵.۳.۱. صبر واستقامت

کروناوائرس کے ان صبر آزما حالات میں خانگی زندگی میں پیدا ہونے والے منفی نفسیاتی رجحانات خوف، اداسی اور اضطراب کا علاج ہمیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے ملتا ہے۔ ایک اچھے سے اچھی خانگی زندگی بھی ان حالات میں شدید متاثر ہوئی ہے۔ خانگی زندگی کا ہر فرد دوسرے فرد پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شوہر کے مزاج کا اثر اس کی بیوی اور بچوں پر یک ساں پڑتا ہے۔ اسی طرح بیوی اور بچوں کے رویوں سے شوہر بھی متاثر ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ خانگی زندگی کا ہر فرد چاہے وہ جداگانہ خانگی نظام میں شوہر، بیوی اور بچوں کی صورت میں ہو یا وہ مشترکہ خانگی نظام میں بہن بھائی اور والدین کی صورت میں ہو، وہ ضرور دوسرے کرداروں پر نفسیاتی لحاظ سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں بہت سا تسلی کا سامان ہے۔ چناں چہ ان حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حسبِ ذیل فرمان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

> عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها اخبرتنا:" انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون، فاخبرها نبي الله صلى الله عليه وسلم، انه كان عذابا يبعثه الله على من يشاء، فجعله الله رحمة للمؤمنين، فليس من عبد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا يعلم انه لن يصيبه إلا ما كتب الله له، إلا كان له مثل اجر الشهيد[۱۴]
>
> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اس پر اس کو بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین (امت محمدیہ کے لیے) رحمت بنا دیا اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون

[۱۴] بخاری، **الجامع الصحیح**، كتاب الطب، باب اجر الصابر في الطاعون، رقم الحدیث: ۵۷۳۴۔

پھوٹ پڑا ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جائے تو اسے شہید جیسا ثواب ملے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو طاعون جیسی بیماری میں صبر اختیار کرنے پر بڑے اجر کی نوید سنائی ہے۔ ان آزمائشوں میں خوف اور گھبراہٹ سرفہرست ہے۔ طاعون کی بیماری میں بھی ہر کسی کو اپنی جان کے متعلق خوف ہوتا تھا، جب کہ کروناوائرس میں بھی صورت حال اسی قسم کی دیکھنے میں ملی۔ کروناوائرس کے عرصے میں خانگی زندگی پر خوف کے بہت اثرات دیکھنے میں آئے۔ انسان اپنے ہی گھر میں سراسیمگی کی کیفیت سے دوچار رہا۔ اسے ایک ایسی چیز کا خوف اور خدشہ لاحق ہوا، جس کا اسے کوئی حسی وجود نظر نہیں آتا۔ خوف کی اسی کیفیت کے تسلسل کی وجہ سے اس میں دیگر نفسیاتی بیماریوں نے جنم لیا۔ یہی وجہ ہے، بعض جگہ گھروں میں جھگڑے فساد دیکھنے میں آئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان حالات کا صبر واستقامت سے مقابلہ کیا جائے تا کہ خانگی زندگی ایک پُرسکون زندگی کا نمونہ پیش کرے۔

۵.۳.۲. فرصت سے استفادہ

ہماری معمول کی معاشرتی زندگی نہایت مصروف ہے، جس میں عموماً شوہر کے پاس گھر کے افراد کے لیے وقت نہیں ہوتا۔ وہ اپنی مصروفیات میں اس قدر مگن ہوتا ہے کہ اسے ہوش تک نہیں ہوتا۔ کروناوائرس کا ایک مثبت اثر یہ ہے کہ گھر سے باہر کام کرنے والے افراد کو اپنے گھر میں وقت گزارنے کا موقع مل گیا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے والدین، بھائی، بہن، بیوی اور بچوں کے ساتھ خوشگوار لمحات گزار سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کو روزانہ وقت دیا کرتے تھے۔ چناں چہ حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

وكان قل يوم إلا وهو يطوف علينا جميعا۔[۱۵]

اور ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کے پاس نہ آتے ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے سربراہِ خانہ کو اپنے اہلِ خانہ میں سے ہر فرد کو مناسب وقت دینا چاہیے۔ اس وبائی مرض کے جہاں بہت سے منفی اثرات ہیں، وہیں مثبت اثرات میں سے یہ ہے کہ انسان کو اپنی خانگی زندگی میں اپنی اس کوتاہی کا احساس ہوا کہ اس کو اپنے گھر میں وقت دینے کی کس قدر ضرورت تھی۔

۵.۳.۳. حسنِ سلوک

کروناوائرس کے منفی اثرات میں اشتعال انگیزی، ذہنی الجھاؤ، بے چینی اور چڑچڑے پن جیسی کیفیات بھی شامل ہیں۔ اس کی متعدد وجوہات ہو سکتی ہیں، جن میں معاشی کمزوریاں، طویل لاک ڈاؤن کا تناؤ اور تنہائی کی الجھن زدہ کیفیت شامل ہیں۔ ان حالات میں انسان کے جذبات اور رویوں کا اثر اس کی خانگی زندگی پر پڑتا ہے۔ اس صورت حال میں ہمیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے راہ نمائی لینی چاہیے۔ چناں چہ حدیث مبارکہ میں ارشادِ نبوی ہے:

---

[۱۵] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، رقم الحدیث: ۲۱۳۵۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي۔[16]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہے۔ اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی بہت اہمیت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے فرمان سے یہ بات واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مابین اسی لیے بہتر تھے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک روا رکھتے تھے۔ کٹھن حالات میں بھی انسان کو اپنی خانگی زندگی متاثر نہیں ہونے دینی چاہیے۔ اس کے لیے مہمیز یہی حدیث مبارکہ ہے۔

درج بالا بحث سے معلوم ہوا کہ نفسیاتی اور جذباتی لحاظ سے کروناوائرس کے دوران خانگی زندگی پر مثبت اور منفی ہر دو قسم کے اثرات مرتب ہوئے۔ یہ اثرات مشترکہ اور جداگانہ دونوں قسم کے خانگی نظام ہائے حیات پر وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ جداگانہ خانگی نظام میں افراد کم ہونے کی وجہ سے اگرچہ سب لوگوں کو وقت دینا آسان ہوتا ہے، لیکن کم افراد ہونے کی وجہ سے انسانی ذہن جلد اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس مشترکہ خانگی نظام میں اگرچہ انسان جلد اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا، لیکن سب کو وقت دینا اس کے لیے مشکل ہوتا ہے۔

۶. خلاصہ بحث

سیرت النبی ﷺ میں خانگی نظامِ حیات کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ انسانی معاشرت کی بقاوسلامتی کے لیے خانگی نظام کی بقا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ کروناوائرس کے وبائی مرض کے دوران انسان کو بہت سی تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وبائی مرض نے ساری دنیا کو شدید متاثر کیا۔ اس وائرس کی وجہ سے حیاتِ انسانی جملہ شعبہ ہائے زندگی میں شدید اضطراب کا شکار ہوئی۔ جہاں زندگی کے دیگر معاملات اس وائرس کی زد میں آئے، وہیں خانگی نظام پر بھی اس کے بے شمار اثرات پڑے۔ ان اثرات میں مثبت اور منفی ہر دو قسم کے اثرات شامل ہیں۔ ان میں میاں بیوی کے تعلقات، والدین اور بچوں کے تعلقات اور بہن بھائیوں کے تعلقات وغیرہ قابلِ غور ہیں، جن میں انسانی مزاج میں نفسیاتی، جذباتی اور رویوں جیسے زاویے شامل ہیں۔ ان تمام زاویوں میں مثبت تبدیلیاں بھی وقوع پذیر ہوئیں اور منفی بھی۔ کسی فرد کی یہ تمام کیفیات خانگی نظامِ حیات کے تمام کرداروں کو کسی نہ کسی درجے میں ضرور متاثر کرتی ہیں۔ سیرت النبی ﷺ ایک مکمل نمونہ حیات ہے، جو زندگی کے ہر موڑ پر یہ ہمیں راہ نمائی فراہم کرتی ہے۔ کروناوائرس کی ہوشربا وبا کے دوران ہمیں مختلف النوع تلخ تجربات سے گزرنا پڑا۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمیں مشکل سے مشکل حالات اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کا حل فراہم کرتی ہے۔ اس آرٹیکل میں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس قسم کے حالات سے نبرد آزمائی کے لیے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے راہ نمائی اخذ کی جائے، تاکہ مستقبل میں اس طرح کی صورت حال میں سیرت النبی ﷺ کی واضح ہدایات ہمارے سامنے ہوں، جن پر عمل کر کے ہم پر سکون زندگی بسر کر سکیں۔

کتابیات

القرآن الکریم۔

[16] ترمذی، **سنن ترمذی**، باب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في فضل ازواج النبي ﷺ، رقم الحدیث: ۳۸۹۵۔

ابن منظور، محمد بن مکرم، جمال الدین، ابو الفضل، الافریقی، **لسان العرب**، (بیروت: دار صار، ۱۹۹۷ء)۔

ابو داوٗد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داوٗد**، (ریاض: دارالسلام، ۱۴۲۱ھ)۔

بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ و ایامہ**، (ریاض: دارالسلام، ۱۴۲۱ھ)۔

ترمذی، محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، (ریاض: دارالسلام، ۱۴۲۱ھ)۔

ڈاکٹر خالد علوی، **اسلام کا معاشرتی نظام**، (لاہور: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۹۹۸ء)۔

مسلم بن حجاج، **المسند الصحیح**، (ریاض: دارالسلام، ۱۴۲۱ھ)۔